اِدارِیے

۳

مجلّہ 'نوائے افغان جہاد' میں شائع ہونے والے اداریے

جنوری ۲۰۱۱ء تا دسمبر ۲۰۱۱ء

بقلم: حافظ طیب نواز شہید رحمۃ اللہ علیہ

نوائے افغان جہاد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اداریے

۳

مجلّہ 'نوائے افغان جہاد' میں شائع ہونے والے اداریے

جنوری ۲۰۱۱ء تا دسمبر ۲۰۱۱ء

بقلم: حافظ طیّب نواز شہید رحمۃ اللہ علیہ

نوائے افغان جہاد

فہرستِ مضامین

حرفِ اوّل 6

ازمدیر 6

وہ دیکھو مجاہد مسلمان دیکھو 8

اداریہ: جنوری ۲۰۱۱ء/ صفر ۱۴۳۲ھ 8

در دِلِ مسلم مقامِ مصطفیٰؐ است 11

اداریہ: فروری ۲۰۱۱ء/ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ 11

جب کفر سے دِیں کی ٹکر تھی تو تم نے کس کا ساتھ دیا؟ 14

اداریہ: مارچ ۲۰۱۱ء/ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ 14

تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا 17

اداریہ: اپریل ۲۰۱۱ء/ جمادی الاول ۱۴۴۱ھ 17

حق پر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے 20

اداریہ: مئی ۲۰۱۱ء/ جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ 20

قدر و قیمت میں ہے خوں جن کا حرم سے بڑھ کر 23

اداریہ: جون و جولائی ۲۰۱۱ء/ رجب و شعبان ۱۴۳۲ھ 23

فضائے بدر پیدا کر! 26

اداریہ: اگست ۲۰۱۱ء/ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ 26

تھا اپنی طاقت پہ ناز جن کو، وہ بُرج سارے الٹ چکے ہیں 28
اداریہ: ستمبر و اکتوبر ۲۰۱۱ء / شوال و ذوالقعدہ ۱۴۳۲ھ 28
جہانِ نو ہو رہا ہے پیدا 32
اداریہ: نومبر ۲۰۱۱ء / ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ 32
ہوئے غرقِ دریا زیرِ دریا تیرنے والے 35
اداریہ: دسمبر ۲۰۱۱ء / محرم الحرام ۱۴۳۳ھ 35

حرفِ اوّل

از مدیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمدللہ وکفیٰ والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، اَمّا بعد

بفضل اللہ، 'اِداریے (۱)' اور 'اِداریے (۲)' کے بعد 'اِداریے (۳)' کے عنوان کے تحت، تیسرا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس دوسرے مجموعے میں جنوری ۲۰۱۱ء سے لے کر دسمبر ۲۰۱۱ء تک کے شماروں میں چھپنے والے اداریے شامل کیے گئے ہیں۔

یہ اداریے محض کسی مجلّے میں چھپنے والے، ادارے کے موقف کو بیان کرتے 'اداریے' نہیں… بلکہ یہ عصرِ حاضر کے جہاد اور اس جہاد کے ساتھ باقی زمانے کی تاریخ پر مبنی ایک نادر اور مختصر سلسلۂ بیان اور تاریخ پر حاشیہ ہیں۔ جیسا کہ اس مجموعۂ مضامین (اداریے) کے 'سرورق' پر لکھا ہے، یہ تحریرات القاعدہ برِّ صغیر سے وابستہ، جہادِ پاکستان کے ایک عبقری قائد، نابغۂ روزگار، داعی و مفکر، مربّی و منتظم، شہید فی سبیل اللہ حضرت حافظ طیب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے نکلی ہیں، اور ان تحریرات میں سیاہی نہیں قلب و جگر کے خون کی روشنائی استعمال ہوئی ہے۔

ان مضامین کو ان کی اصل شکل میں ہی رکھا گیا ہے، اس لیے اعداد و شمار، تاریخیں، واقعات و سانحات اور متوفین کے ناموں وغیرہ کے ساتھ وہی انداز و القاب وابستہ ہیں جو دمِ تحریر لکھے گئے تھے۔ کوئی تبدیلی کی گئی ہے تو وہ یہ کہ پروف

کی اگر کوئی غلطی رہ گئی تھی تو اس کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی گئی ہے یا طویل نثر پاروں کو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اگر کسی جگہ آیتِ قرآنی، حدیث یا تاریخی و کتابی عبارت کا حوالہ درج نہیں تھا تو وہ تحریر کر دیا ہے۔ اسی طرح جن جگہوں پر وضاحت کی ضرورت محسوس ہوئی تو وہاں 'وضاحتی حاشیہ' درج کر دیا گیا ہے، جس کے آگے قوسین میں '(مرتِّب)' کا دستخط درج ہے۔

اللہ پاک 'اداریے' کے عنوان کے تحت اس کوشش کو قبول و مقبول فرمائیں اور دعوتِ دین و جہاد کو عام فرمائیں، آمین یاربّ العالمین۔

وصلی اللہ علی النبی، وآخر دعوانا أن الحمد للہ ربّ العالمین۔

ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ / دسمبر ۲۰۱۹ء

◆◆◆◆◆◆◆

وہ دیکھو مجاہد مسلمان دیکھو

اداریہ: جنوری ۲۰۱۱ء/ صفر ۱۴۳۲ھ

جہاد فی سبیل اللہ، اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت ہی زیادہ محبوب عبادت ہے۔ جبھی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ذروۃ سنامہ' اسلام کی کوہان سے تعبیر کیا اور اونٹ کے دودھ دوہنے کی مدت کے برابر بھی جہاد کرنے والے کو جہنم سے آزادی کی بشارت سنائی اور پھر اس عبادت کی ادائیگی کے دوران اپنی جان سے گزر جانے والے شہید کے فضائل تو مسلمانوں کے بچے بچے کو ازبر ہوتے ہیں۔

جب جہاد اس قدر عزت و شرف والا عمل ہے اور اس پر بے پناہ اجر و ثواب اور اللہ تعالیٰ کی محبت و مغفرت کے وعدے ہیں تو یہ اسی قدر حساس اور نازک عبادت بھی ہے کہ اس میں دنیوی منفعت، عصبیت اور ریا جیسے رذائل شامل ہو جائیں تو تمام خوش خبریاں' خسارے کی وعیدوں اور آخرت کی بربادی میں بدل جاتی ہیں۔ اسی لیے ہر مجاہد کے لیے از حد ضروری ہے کہ وہ اپنی نیت میں اخلاص پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ سے ہر لمحہ راہِ جہاد میں استقامت، صبر اور اولوالعزمی سے ڈٹے رہنے کی توفیق طلب کرتا رہے۔

ہر مجاہد کے لیے دل میں عقیدۂ توحید کو اس کی تمام جزئیات کے ساتھ راسخ کرنا بہت ضروری ہے۔ قلب و ذہن میں اس یقین کی مسلسل آبیاری کرنا کہ ہمارا ولی اور مولیٰ صرف ایک اللہ ہے، اُسی پر ہمارا بھروسہ ہے، اُسی سے ہماری تمام امیدیں وابستہ ہیں، اُسی کی نصرت ہمارا سہارا ہے، وہی ہے جو تمام تر قوتوں کا مالک ہے، محض اُسی پر توکل اور کامل توکل

ہمارا زادِ راہ ہے۔ ہماری تمام تر تگ و دو اور جد وجہد کا مقصدِ وحید صرف اُس کی رضا کا حصول ہونا چاہیے۔یہی ہماری منزل ہے اور اسی منزل کے حصول کے لیے جسم و جان کی تمام توانائیاں اور مال واولاد کی تمام قربانیاں اُس کی راہ میں پیش کرنے میں ہمیں ذرہ برابر تامل نہیں۔ توجہ اور دھیان......دن، رات اللہ ہی کی ذات کی جانب مرکوز رہے اور اُس کی بڑائی اور علی کل شیٔ قدیر ہونے کا تصور تمام تر حسیات میں جاگزیں ہو۔ تلاوت اور ذکر الٰہی سے زبان ہمیشہ آباد رہے،دل ودماغ پر اللہ کی یاد کی گھٹا چھائی رہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہر کام میں ہماری رہنما ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں کے مبارک تذکرے ایمان کو نشو نما دیتے ہیں ان کو پڑھنے اور سننے کا اہتمام بہت اہمیت کا حامل ہے۔

مجاہد کی زندگی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسوہ میں ڈھلی ہوئی ہوتی ہے باہمی معاملات میں رحماء بینہم کا منظر جھلکتا ہے، آپس کے تعلقات میں ہر مجاہد دوسرے مجاہد کے لیے 'احبک فی اللہ' کی عملی نظیر پیش کرتا نظر آتا ہے،اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی تعریف"المسلم من سلم المسلمون من لسا نہ ویدہ" کے الفاظ مبارکہ ادا فرما کر کی ہے اس لیے ہر لمحے حساس رہنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے کسی قول یا عمل سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔ شریعت نے اس ضمن میں بہت مفصل ہدایات سے نوازا ہے کہ مسلمان کی جان،مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک تعلیم فرمائی کہ چھوٹی سے چھوٹی تکلیف بھی مسلمان کو نہ پہنچائی جائے،اسی لیے تو راستے سے تکلیف دہ اشیا کو دور کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔اس عظیم کام کا تقاضا ہے کہ ہر مجاہد ہر مسلمان کے لیے اخوت،پیار،ایثار اور قربانی کی مثال کے طور پر جانا اور پہچانا جائے۔

جہاد جیسی اعلیٰ وارفع عبادت کی انجام دہی کے باوجود اگر ہمارا کوئی ایک عمل اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا موجب بنے تو خرابیٔ قسمت کا کوئی ٹھکانہ نہ رہے گا۔ لہٰذا اپنے اعمال کا ہر وقت جائزہ لیتے رہیں، گناہوں کی آلائشوں سے بچنے، شیطانِ لعین کے وسوسوں اور اُس کی اکساہٹوں سے اللہ کی پناہ میں آنے اور حقوق المسلم ادا کرنے کے حوالے سے بہت زیادہ محتاط رہتے ہوئے اپنا احتساب کرتے رہیں۔ صحابہ کرام رضون اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں جب کبھی ایسا موقع آیا کہ دشمن کے خلاف فتح حاصل نہ ہو رہی ہو، دشمن کے زیر ہونے میں تاخیر ہو رہی ہو یا اسلامی لشکر کسی جگہ وقتی مشکل کا شکار ہوا ہو تو وہ پاکباز ہستیاں فوراً اپنے اعمال پر نظر دوڑاتیں...... کہ کہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی سنتِ مطہرہ تو ہم

سے نہیں چھوٹ گئی......بس جیسے ہی ذہن سے محو ہو جانے والی سنت کو ادا کیا...... اگلے ہی لمحے اللہ کی نصرت مومنین کی جانب متوجہ ہوئی۔ یاد رکھیں! اللہ سے تعلق کی کمزوری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے غفلت اور اپنے باہمی اخلاق و معاملات کو اللہ کے دین کے مطابق ترتیب دینے میں سستی ہی وہ بنیادی وجوہات ہیں جو نصرتِ الٰہی کے نزول میں رکاوٹ کا سبب بنتی ہیں۔ جہاد کے میدانوں میں اللہ کی مدد اُسی وقت مجاہدین کے شاملِ حال ہوتی ہے جب وہ خود کو کلیتاً اپنے رب کے سپرد کر دیں اور اپنے تمام اعمال و افعال سے پابندِ شریعت ہونے کا ثبوت پیش کریں۔ لہٰذا ہر مجاہد اپنے زادِ راہ کا جائزہ لے کہ جنتوں کا سفر ہے اور راستہ طویل!!!...بے شک سعادت و شہادت کی آرزو ہر مجاہد کے دل کو بے کل کیے ہوئے ہے۔ اس لیے لقائے رب کے شوق میں دیوانہ وار اس راہ پر چلیں...احکاماتِ شریعت کو مضبوطی سے تھامے ہوئے... تعلق باللہ کی شمع کو نہاں خانۂ دل میں روشن کیے... کہ ربِّ رحمن کی رضا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعتِ کبریٰ، شہدا کے متعلق دی جانے والی بشارتیں اور حوروں کی بستی کے وعدے اِنہی پراگندہ بالوں اور تمام دنیائے کفر سے بھِڑ جانے والوں کے لیے ہیں جو پورے شعور کے ساتھ اپنے رب سے وعدہ کرتے ہیں کہ

زندگی میری فقط تیری رضا کے واسطے
اور جاں دے دوں میرے پیارے خدا تیرے لیے

◆◆◆◆◆◆◆

در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ است

ادار یہ: فروری ۲۰۱۱ء/ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

امتِ مسلمہ کے لیے حرمتِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام موت اور زندگی کا معاملہ ہے اور اس نازک اور اہم مسئلے پر امت کا ایک ایک فرد اپنی جان لُٹا دینے کو فخر خیال کرتا ہے اور اس حساس ایمانی موضوع پر کفار کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کو سعادت سمجھتا ہے۔ تمام صلیبی جنگوں کا مرکزی عنوان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہی تھی اور ہے۔ پہلی صلیبی جنگوں میں پوپ اربن دوم نے شکست کو نوشتۂ دیوار دیکھ کر مہتابِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں دریدہ دہنی کی تھی اور آج بھی صلیبی لشکر کے سپہ سالار محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی زبانِ نجس دراز کرتے ہیں۔

اس بار ماہِ ربیع الاول عزتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر سب کچھ قربان کرنے کے جذبوں کی عملی عکاسی کرتے ہوئے طلوع ہو رہا ہے۔ پاکستان میں ممتاز غازی[1] کے عمل نے اس عنوان کے تحت نئے مباحث کو پیدا کیا ہے اور صلیبی لشکروں کو اس بار اس قدر شکست فاش ہوئی ہے کہ اُن کے مرتد فرنٹ لائن اتحادی بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے

---

[1] غازی ملک ممتاز حسین قادری مراد ہیں، جنہیں بعد ازاں راحیل شریف و نواز شریف کی حکومت کے حکم سے پھانسی پر چڑھا کر شہید کر دیا گیا۔

کہ ”اگر میرے سامنے کوئی توہینِ رسالت کرے گا تو میں اُسے قتل کر دوں گا“۔ بس یہ خوش خبریاں ہیں کہ غلامانِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں صلیبی لشکر ڈھیر ہونے کو ہیں۔

سلام اس پر کہ جس کے نام لیوا ہر زمانے میں
بڑھا دیتے ہیں ٹکڑا سرفروشی کے فسانے میں

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر امتی اُن ؐ کے نقشِ ہائے قدم کی روشنی سے اپنے کردار کو نکھارے۔ سیرت محمدیؐ ہی اس معرکۂ حق و باطل کا مرکزی عنوان ہے اور اسی کی روشنی میں چلنے والے اپنے رب کی نصرت سے اس معرکے کو سر کر سکیں گے۔ سیرت پر علمائے کرام کی لکھی ہوئی کتب سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (مولانا ادریس کاندھلویؒ)، اسوۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ڈاکٹر عبدالحیؒ) الرحیق المختوم (مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوریؒ) کا دقتِ نظر سے مطالعہ سیرت کے گوشوں کو اپنی عملی زندگی میں سجانے کے لیے بہت موزوں ہوگا۔

آج صلیبی عساکر ہر محاذ پر ہزیمت کو گلے لگانے پر مجبور ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کو مجاہدین کو ہاتھوں ایسی ذلت آمیز ضربیں لگوائی ہیں کہ وہ مجاہدین کے ہاتھوں میدانوں میں تو ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں لیکن اپنی آتشِ انتقام کو ٹھنڈا کرنے کے لیے وہ جنوبی سوڈان کو عیسائی ریاست بنانے کا اعلان کر رہے ہیں۔ اسے عیسائی ریاست بنانے کا عمل پایۂ تکمیل کو پہنچنے کو ہے۔ صلیبی امریکہ اور اقوامِ متحدہ کی نگرانی میں اس مسلم خطے کو عیسائیوں کے تسلط میں دیا جا رہا ہے۔ ملعون پوپ بینی ڈکٹ جہاں اسلام اور نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کے حوالے سے زہر اگلتا ہے وہی وہاں عیسائیوں پر ہونے والے ”مظالم“ کا واویلا بھی کرتا ہے۔ لیکن امتِ توحید کے فرزند یہود و نصاریٰ کے لشکروں کے مقابل موجود ہیں۔ امتِ مسلمہ کے یہ بیٹے دنیا بھر میں اللہ کے باغیوں پر پیہم ضربیں لگا رہے ہیں۔ یہ مجاہدین، نائیجیریا اور مصر میں نصاریٰ پر قہر بن کر ٹوٹ رہے ہیں۔

عراق، افغانستان، صومالیہ اور یمن سے امتیوں کو ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آ رہے ہیں۔ فدائی حملے کفر کی بربادی کو قریب سے قریب تر کر رہے ہیں اور پاکستان میں بھی ہر آنے والا دن صلیبی لشکروں کی شکست کی نوید لیے ہوئے ہے جبھی تو شمالی وزیرستان میں آپریشن کفر کے حلق کا کانٹا بنا ہوا ہے کہ نہ اگلے بنے نہ نگلے بنے۔ اسی خطۂ اسلامی ہند کے بارے میں اقبالؒ نے کہا تھا

میرے عربؐ کو آئی ٹھنڈی ہوا جدھر سے
میرا وطن وہی ہے ،میرا وطن وہی ہے

سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے منزلوں کا پتہ لگانے والے خوش بخت قافلے کے راہی اپنے رب کی رضا اور جنتوں کی جانب لپک رہے ہیں۔عالمِ کفر کے لیے نامرادیوں کے الٰہی وعدے ہیں اور اللہ تعالیٰ آج یہ وعدے اِنہی مردانِ درویش صفت کے ہاتھوں پورے کروا رہا ہے۔ہر امتی کے لیے راستہ واضح ہو چکا ہے، حرمتِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر کٹ مرنے کا راستہ اور انہی کٹے پھٹے جسموں کے ساتھ لقائے ربی اور آبِ کوثر کو ساقیٔ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں نوشِ جاں کرنے کا راستہ!!!جسے دامن بھرنے ہوں بھر لے کہ دنیا و آخرت کی فوز و فلاح کی راہوں پر عشاق کے قافلے کشاں کشاں جانبِ منزل رواں ہیں۔

اللّٰھم صلی علیٰ سیدنا محمّد و علیٰ آل سیدنا محمّد کما صلیت علیٰ سیدنا ابراھیم و علیٰ آل سیدنا ابراھیم انّک حمید مجید اللّٰھم بارک علیٰ سیدنا محمّد و علیٰ آل سیدنا محمّد کما بارکت علیٰ سیدنا ابراھیم و علیٰ آل سیدناابراھیم انّک حمید مجید

◆◆◆◆◆◆◆

جب کفر سے دِیں کی ٹکر تھی تو تم نے کس کا ساتھ دیا؟

اداریہ: مارچ ۲۰۱۱ء / ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ

ایمان جیسی نعمتِ کبریٰ کی قدر اُنہی قلوب کے حامل افراد کو ہوتی ہے، جو اپنے خالق کے سامنے کھڑے ہونے کے احساس کو روح کی گہرائیوں میں اتارے زندگی کی آزمائش بھری راہوں پر پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں۔ یہ ایمان ہی ہے کہ جب دلوں میں پیوست ہو جائے تو آخرت کی فکر، روزِ حشر میں دربارِ الٰہی میں حاضری اور حساب کتاب کی گھڑیوں ہی کے لیے ساری دوڑ دھوپ ہوتی ہے۔ یہی ایمان ہے جس کی شمعیں روشن ہوں تو حق و باطل کو پہچاننا اور حق کے راستوں پر استقامت سے چلنا ممکن ہوتا ہے۔ یہی ایمان ہے جو 'عبدالرحمٰن' کو یہ جرأت و طاقت عطا کرتا ہے کہ وہ شیاطینِ جن و انس کے مقابل سینہ سپر ہو جاتا ہے۔ یہی ایمان ہے کہ جو سینوں میں جاگزیں ہو تو اللہ کی کبریائی کے اظہار و اعلان کے لیے بندۂ مومن دنیا بھر کے طواغیت سے بھِڑنے اور جان سے گزر جانے سے ذرہ برابر تامل نہیں کرتا اور پھر اسی کشمکش کو سَر کرتا ہوا اس حال میں اپنے رب کے پاس پہنچتا ہے کہ اُس دربارِ عالی سے بھی یہ پروانہ اُس کے نام جاری ہوتا ہے کہ

ع یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

ایمان کی اسی نعمتِ بے بہا سے افرادِ امت کو محروم کرنے اور اُنہیں دنیا و آخرت کی تہی دامنی کا عنوان بنانے کے لیے ابلیس اور اُس کی ذریت اپنا پورا زور صرف کر رہی ہے۔ کبھی 'ویلنٹائن ڈے' کے نام پر اُن سے بے حیائی کے

مظاہرے کروانے کی تگ و دو کی جاتی ہے اور کبھی ’بسنت پالا اڑنت‘ جیسے بے ہودہ ’’موسمی تہوار‘‘ کی صورت میں اُنہیں رب سے دور کرنے اور شیاطین کی قربت مہیا کرنے کا وافر سامان کیا جاتا ہے۔اس سب کے باوجود بھی سفلی جذبات کی مکمل تسکین نہیں ہوئی تو کرکٹ ورلڈ کپ کی طرز پر دام ہمرنگ زمین بچھایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مطلع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:’’قیامت کے دن پانچ سوالوں کے جواب دینے تک کسی کے قدم اپنی جگہ سے ہل نہیں سکیں گے ‘‘اُن میں دو یہ کہ ’عمر کہاں بِتائی اور جوانی کہاں گھُلائی‘۔ایک طرف تو مجاہدین اور اُن کے انصار ڈرون حملوں اور مسلسل بمباریوں میں شہید ہونے والے شہدا کی لاشوں کا شمار کرتے نظر آتے ہیں جبکہ دوسری جانب آرام کدوں میں بیٹھ کر سکور بورڈ پر نظریں ٹکائے رنز کی گنتی کرنے والے نظر آتے ہیں۔ یہ ہے ایمان......جس کی قیمت شہدا اپنے جسموں کو وار کر ادا کر رہے ہیں اور یہاں یہی ایمان ’لہو و لعب کے تہواروں اور ٹی وی سکرینوں کے سامنے ورلڈ کپ مقابلوں کے نظاروں میں سسکتا دکھائی دیتا ہے۔

آج تمام دنیائے کفر سے برسرپیکار مجاہدین ’اسی ایمان کی آبیاری کی دعوت دے رہے ہیں۔ یہ مجاہدین ہر روز کئی ایک ’ریمنڈ ڈیوس‘ سے نبرد آزما ہوتے ہیں۔ یہاں یہ حال ہے کہ ایک ریمنڈ ڈیوس ہاتھ آیا ہے اور اُسے بھی ’کچھ لو اور کچھ دو‘ کی پالیسی اختیار کرتے ہوئے امریکہ کے حوالے کر دیا جائے گا اور وہاں یہ کیفیت کہ ایمان کی بہاروں کا مزا لوٹنے والے ایک دن میں درجنوں ’ریمنڈ ڈیوسوں ‘کا شکار کرتے ہیں۔

تیونس، مصر، لیبیا، یمن، بحرین اور الجزائر کے مسلمان ظلم و جبر کے نظام کے محافظ حکمرانوں کے خلاف اٹھ رہے ہیں۔ لیکن بصیرت و بصارت رکھنے والی آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ ہر جگہ نظامِ باطل پر حرف اور آنچ نہیں آنے دی گئی۔جب عامۃ المسلمین کا پیمانہ صبر لبریز ہو رہا ہے تو محض چند شخصیتوں یا خاندانوں کی طرف اس غم و غصہ کی لہر کو موڑ کر طاغوتی نظام کو نئے اور تازہ دم ہاتھوں میں منتقل کیا جا رہا ہے۔اس صورت حال میں یہ حقیقت مزید نکھر کر سامنے آ رہی ہے کہ صرف اور صرف جہاد و قتال کا راستہ ہی ظلمتوں کی رات کی چیرہ دستیوں کا مقابلہ کرنے کا اصل راستہ ہے۔چہروں کی تبدیلی کے نتیجے میں زین العابدین کی جگہ محمد غنوشی اور حسنی مبارک کی جگہ عمر سلیمان اور حسین طنطاوی آموجود ہوں گے۔ان حالات میں یہ بات سب کو سمجھ آ رہی ہے کہ امت پر مسلط ان جابر حکمرانوں سے

نجات حاصل کی جائے لیکن امت کے زخموں کی تریاق کے لیے محض اتنا ہی کافی نہیں ہے۔اب باطل نظام سے کلّی برأت اور اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے میں ہی عافیت ہے۔

اے نوجوانانِ اسلام! یہی نوجوانی کے دن اور یہ طاقت و توانائی، بھرپور صلاحیتیں اور زندگی کے قیمتی لمحات کہ جن کو "جیسے چاہو جیو" کی نظر کرنے بسنت، میلے، کرکٹ میچ جیسے لہو ولعب کی نظر کرنے کے بجائے اللہ کے دین کی نصرت کی خاطر، مظلوم سسکتے مسلمان بچوں، عورتوں اور قیدیوں کو جابروں کے ہاتھوں سے چھڑانے کے لیے، کلمۃ اللہ کو بلند کرنے کے لیے مجاہدین اپنی جوانیاں لٹا رہے ہیں، اپنی جانوں کو جنت کے سکھ و آرام کے لیے کھپا رہے ہیں۔ان کے دل اللہ کے دین کی محبتوں سے بھرے ہوئے ہیں، ان کی جانیں جنت کے بدلے خریدی جاچکی ہیں۔کفر کی تمام تر طاقت، جدیدیت اور ٹیکنالوجی مجاہدین کے ایمان کے سامنے لرزہ براندم ہے۔ایمان اور ٹیکنالوجی کی اس جنگ نے تمام امت سے ایک بار پھر وہی سوال پوچھا ہے کہ 'جب کفر کی دیں سے ٹکر تھی تو تم نے کس کا ساتھ دیا'۔اللہ الصمد کی شان ہے کہ اپنے دین کی سربلندی کے لیے ناتجربہ کار، نوآموز نوجوانوں سے لے کر عمر رسیدہ، کمزور افراد کو بھی وقت کی دجالی قوت کے آگے چٹان کی طرح ڈٹ جانے کی استقامت عطا فرماتا ہے۔اے امت مسلمہ کے نوجوانو! کسی ایک میدان کا انتخاب کرلو! مصعب بن عمیرؓ، معاذؓ و معوذؓ بن جاؤ یا پھر کسی کھیل تماشے اور دیگر لہو ولعب کے اسیر ہو جاؤ...... فیصلہ کرلو! کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو پوری طرح واضح کر دیا ہے اور اس میں کوئی کجی نہیں چھوڑی اور باطل اپنی تمام آلائشوں سمیت بے نقاب ہو چکا ہے۔پس جس کا دل چاہے وہ حرص وہوس کی غلامی اختیار کرلے اور دنیا کی خوشنمار نگینیوں کے لیے آخرت کو بھلا بیٹھے اور جس کا دل چاہے وہ دنیا کو لُٹا کر جنتوں کا سودا کھرا کرلے۔

◆◆◆◆◆◆◆

تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا

ادار یہ: اپریل ۲۰۱۱ء/ جمادی الاول ۱۴۴۱ھ

۲۱ مارچ کو فلوریڈا کے پادری ٹیری جونز نے قرآن پاک کو جلا کر اپنی جہنم کو دہکایا۔ پادری یہ کام گزشتہ سال نائن الیون کی برسی پر بھی کرنا چاہتا تھا۔ اس صلیبی جنگ میں تو قدم قدم پر جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بابرکات اور قرآن مجید نشانہ ہیں، یہود و نصاریٰ جانتے ہیں کہ یہی دو مراکز ہیں جن کی بنیاد پر مسلمان اُن کے طاغوتی تسلط کو دنیا بھر سے ختم کرنے کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کی راہ پاتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ اتنے واضح کاموں کے بعد بھی مسلمانوں کے بعض طبقات اُن سے مکالمہ کرنا چاہتے ہیں! رتی بھر غیرت و حمیت کی رتی بھی جس مسلمان میں موجود ہو وہ ان صلیبیوں کو دنیا میں زندہ دیکھنا گوارا نہیں کر سکتا۔ ہر گزرتا دن اس حقیقت کو مزید واضح کر رہا ہے کہ امت مسلمہ کے لیے عزت اور غلبے کا واحد راستہ شریعتِ مطہرہ کی روشنی میں جہاد فی سبیل اللہ ہی ہے۔

دوسری طرف ۱۹ مارچ کو امریکہ، برطانیہ، فرانس اور جرمنی نے اپنے حواریوں سمیت لیبیا پر حملہ کر دیا ہے اور یہ حملہ بھی صلیبی لونڈی 'سلامتی کونسل' کی اجازت سے ہوا ہے۔ عراق پر حملے میں جس طرح صدام کو بہانہ بنایا گیا تھا۔ لیبیا پر حملے میں قذافی کو بہانہ بنایا۔ اصل میں تو امتِ مسلمہ کی زمین اور وسائل ہی عالم کفر کی نظر ہوتی ہیں۔ شاید مشیت ایزدی میں افغانستان اور عراق کے بعد لیبیا میں بھی امریکی قبرستان بننا لکھا جا چکا ہے اور ان شاء اللہ اس قبرستان میں امریکی حواری قذافی بھی مدفون ہو گا اور بلادِ اسلامیہ میں شریعت کا پرچم لہرائے گا۔

افغانستان میں امریکہ کے چغہ بردار مسخرے کرزئی نے کہا ہے کہ جولائی میں افغان فورسز سات علاقوں کا کنٹرول اتحادی فوجوں سے لیں گی۔ ان علاقوں میں کابل، پنج شیر، بامیان، ہرات، مزار شریف اور ہلمند کا دارالحکومت لشکر گاہ کے علاوہ قصبہ مہترلام بھی شامل ہے۔ یہ بھی عجیب لطیفہ ہے کہ جن علاقوں میں بیالیس ممالک مل کر 'رٹ' قائم نہیں کر سکے ان میں تن تنہا افغان فوج کیا کرے گی؟ ایسا لطیفہ کرزئی کی زبان سے ہی مناسب لگتا ہے۔ ویسے زمینی حقائق بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ صلیبی افواج اب افغانستان سے تنگ آچکی ہیں اور ان کو جیسے تیسے افغان فوج کے حوالے کر کے خود محفوظ ہونا چاہتی ہیں۔ روس بھی اپنے آخری دنوں میں ایسا ہی بے چین تھا اور سب کچھ نجیب کے سپرد کر رہا تھا اور شہری علاقوں میں اسی طرح اندھا دھند بم باری کیے جارہا تھا جیسا کہ اب امریکہ اور اتحادیوں کا وطیرہ بن چکا ہے گویا کہ صلیبی روسیوں کی قدم بقدم پیروی کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ اُسی انجام کو دیکھنے جارہے ہیں جو اُن کے پیش رو سوویت یونین کا ہوا تھا۔

پاکستان میں ۲۷ جنوری کو شروع ہونے والا 'ریمنڈ ڈرامہ' بالآخر ۴۸ دنوں بعد اپنے منطقی انجام کو پہنچا۔ بھلا غلام کیونکر اپنے آقا کو کٹہرے میں کھڑا کر سکتے ہیں اور یہ ۴۸ دن بھی اپنی قیمت میں اضافے کے لیے صرف ہوئے وگرنہ 'نوکر کیہ تے نخرہ کیہ'۔ اس ڈرامے نے فوج سے لے کر خفیہ ایجنسیوں، عدلیہ اور سیاسی پارٹیوں تک سبھی کو بے نقاب کر دیا کہ امریکہ کی غلامی میں سب ایک سے بڑھ کر ایک ہیں اور یہ حقیقت بھی ایک بار پھر آشکارا ہوگئی کہ پاکستان کے حقیقی حکمران فوجی ہی ہیں۔ پردۂ سکرین پر چاہے کوئی زرداری ایکٹنگ کر رہا ہو یا یہ کردار کسی لیگ کے ذمہ تفویض کیا گیا ہو، حقیقی قوت نافذہ فوج ہی کے پاس ہے اور وہ ہی امریکہ کو الٰہ بنائے پوج رہی ہے۔ ڈیوس کو چھوڑنے کے اگلے روز ہی دتہ خیل کے جرگے پر ڈرون حملہ کر کے امریکیوں نے غلاموں کو اپنی اوقات کا پتہ دیا اور عجب بات یہ ہے کہ تین سو ڈرون حملوں کے بعد اس ڈرون حملے کی مذمت حکومت اور فوج کے پردھان منتریوں نے بھی کی گویا یہ وہ واحد حملہ ہے جو فوج کی مخبری کے بغیر ہوا۔ اس حملے کی مذمت کر کے ڈیوس ڈرامے سے اٹھنے والی خفت کو دور کرنا مقصود تھا۔

فلوریڈا کے پادری کی گندی اور مکروہ حرکت ہو یا لیبیا پر صلیبی حملہ، افغانستان میں صلیبی رسوائیوں کا منظر نامہ ہو یا پاکستان میں ڈیوس ڈرامے کا ڈراپ سین...... ہر ایک واقعہ بزبان حال بھی اور بزبان قال بھی یہی کہہ رہا ہے کہ امت

مسلمہ کے لیے ذلت و پستی سے نکلنے اور عزت و کامرانی پانے کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے جہاد فی سبیل اللہ! اس کے علاوہ باقی سب کچھ دھوکہ، فریب اور سراب ہے!!!

دنیا کو ہے پھر معرکۂ روح و بدن پیش
تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا

اللہ کو پامردی مومن پہ بھروسا
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

◆◆◆◆◆◆◆

حق پر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

اداریہ: مئی ۲۰۱۱ء/ جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ

جوں جوں وقت گزرتا جارہا ہے توں توں یہ حقیقت مزید واضح ہو کر سامنے آرہی ہے کہ صلیبی کفار مسلمانوں سے ان کے اسلام پر جنگ کر رہے ہیں۔ ان کا مادی مفاد اگر کوئی ہے تو وہ ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ مجاہدین تو یہ بات گزشتہ بارہ پندرہ سالوں سے کر رہے ہیں لیکن بعض لوگ جنہیں اپنے تئیں دانش ور ہونے کا زعم ہے، بار بار فکری جگالی کرتے ہیں کہ مغرب سے مکالمہ اور ڈائیلاگ سے امت کے مسائل حل ہوں گے مگر وقتاً فوقتاً یکے بعد دیگرے واقعات کے تسلسل سے اللہ رب العزت ان لوگوں پر اتمامِ حجت کرتے رہتے ہیں جب مغربی کفار کا صلیبی جنون بڑھ چڑھ کر بولتا ہے۔ ماہِ گزشتہ میں فرانس نے حجاب پر پابندی عائد کر دی ہے اور خلاف ورزی کرنے والے کے لیے جرمانے کی سزا کا اعلان کیا ہے۔ اس سے قبل امریکہ کے پادری ٹیری جونز نے مارچ میں قرآن پاک کی بے حرمتی کی تھی اس پر ملت اسلامیہ میں سب سے جان دار رویہ افغانستان کے جری مسلمانوں کی طرف سے سامنے آیا، ہزاروں مسلمانانِ افغانستان نے اقوام متحدہ کے دفتر پر حملہ کیا وہاں ان کو بھی مارا اور خود بھی شہادتیں پیش کیں۔ اقبال نے ان کے بارے میں ایک صدی قبل ہی کہہ دیا تھا۔

افغان باقی کہسار باقی
الحکم للہ الملک للہ

افغانستان میں کفار کی افواج جہاں بدترین عسکری شکست کے کنارے پر کھڑی ہیں، وہیں یہ اپنی اخلاقی پستی کی بھی آخری حدوں کو چھوتے ہوئے تاریخِ انسانی کے بدترین کردار کی صورت اختیار کرچکی ہیں۔ جرمن میگزین 'اسپیگل' میں شائع ہونے والی تصاویر، "انسانی حقوق، تہذیب، آزادی اور جمہوریت" جیسی "اعلیٰ اقدار" کی ترویج کے لیے مسلم خطوں میں غارت گر صلیبی اقوام اور ان کے تمدن کے مداحوں کا منہ چڑا رہی ہیں۔ ان تصاویر میں امریکی فوجی' مسلمانوں کو شہید کرنے کے بعد اُن کی لاشوں کی بے حرمتی کررہے ہیں، اُن کے اعضا کو 'ٹرافیوں' کی صورت میں ایک دوسرے کو پیش کررہے ہیں...... 'اسپیگل' کے مطابق اُس کے پاس ایسی ہی چار ہزار سے زائد تصاویر موجود ہیں جو صلیبیوں کی سرشت میں پائی جانے والی وحشت درندگی اور اسلام دشمنی کا حال بیان کررہی ہیں۔

اس ماہ اللہ کی بہت بڑی نصرت یہ ہوئی کہ قندہار جیل میں طالبان مجاہدین نے تین سو ساٹھ میٹر لمبی سرنگ کھودی اور ۵۴۱ مجاہدین کو مرتدین کی قید سے چھڑا کر دنیا بھر کے مجاہدین کو 'فکو العانی' قیدی کو چھڑاؤ کے حکم نبوی علی صاحبہا السلام پر عمل کے لیے لائحۂ عمل بتایا ہے۔ اسیر مجاہدین ہر لمحہ امت کی ماؤں بہنوں اور بزرگوں کی دعاؤں کے مستحق بھی ہیں اور مجاہدین کے عملی کوششوں کے حق دار بھی۔ دنیا بھر کی جیلوں میں کفار و مرتدین کی جیلوں میں محبوس امت کے ابطال کو اللہ تعالیٰ جلد از جلد رہائی کی صورتیں مقدر فرما کر ہمارے درمیان لائیں، آمین۔

آزاد قبائل کی مہمند ایجنسی میں امریکہ کے ساتھ مل کر پاکستانی فوج اپنے روایتی انداز میں بم باری کرکے مسلمانوں کو کرب اور اذیت میں مبتلا کیے ہوئے ہے۔ اب تو اس محاذ پر امریکہ کی شمولیت کی ویڈیوز بھی منظرِ عام پر آچکی ہیں کہ کس طرح صلیبی اتحادی مسلمانوں کے خلاف جنگ کے ہر محاذ پر متحد ہیں لیکن ان کی کیفیت تو تحسبہم جمیعا و قلوبہم شتی 'تم خیال کرتے ہو کہ وہ اکٹھے ہیں جب کے ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں' کی ہے...... 'صف اول کے یہ اتحادی' مجاہدین کو گرفتار کرنے اور امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے میں پیہم مصروف ہیں۔ عمر پاتک جیسے اللہ کے دین کے مددگار کو پاکستان سے گرفتار کیا گیا جبکہ سیکڑوں 'ریمنڈ ڈیوس' دندناتے پھر رہے ہیں۔ پاکستان 'امریکہ سے ہلکا پھلکا احتجاج بھی کرتا ہے لیکن امریکہ اپنی لونڈی آئی ایس آئی کے سربراہ پاشا کو پنٹاگون میں بلا کر اُسے غلامی کی حدود میں رہنے کی ہدایات دیتا ہے۔ ڈرون حملوں کے خلاف "پرزور احتجاج" بھی کیا جاتا ہے لیکن اگلے ہی دن کسی نہ کسی علاقے میں امریکی ڈرون طیارے اسی پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی کی مدد سے مجاہدین پر میزائل بھی برساتے

ہیں...... نیٹو سپلائی لائن کے خلاف ''بڑوں'' کی تھپکی کے ساتھ دھرنے بھی دیے جاتے ہیں اور اگلے ہی روز سے سیکڑوں کنٹینر اور آئل ٹینکر پاکستان سے معمول کے مطابق گزر کر افغانستان میں موجود افواج کے لیے 'سامانِ زندگی' پہنچاتے نظر آتے ہیں۔

پاکستان، افغانستان میں صلیبی شکست دیکھ کر کرزئی ملیشیا سے راہ و رسم بڑھانا چاہتا ہے اور قبائل میں بھی یہ تاثر دینے کے لیے کوشاں ہے کہ ہم آپ کے خیر خواہ ہیں، ڈرون حملوں پر پاکستانی حکمرانوں کے احتجاجی بیانات اس مہم کا حصہ ہیں کہ اس سے قبائل میں تاثر بھی بہتر ہو اور ڈیوس کے معاملے میں ہونے والی سبکی کے اثرات کو بھی زائل کیا جاسکے لیکن شاید اس نظام کے پاسداران کو اس حقیقت سے آگاہی نہیں کہ قبائل اور افغانستان میں بسنے والے 'سادہ دل ضرور ہیں لیکن ان کا حافظہ بہت قوی ہے۔ وہ صدیوں کی دشمنیاں بھی نہیں بھولتے۔ گزشتہ دس سالوں کا تو ایک ایک لمحہ ان کو ازبر ہے کہ کس طرح صلیبی صہیونی اتحاد کے فرنٹ لائن اتحادی نے صلیبی جنگ میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے امارت اسلامیہ افغانستان کے ہزاروں مجاہدین انہوں نے ہی گرفتار کیے' امریکہ کو بھی دیے اور اپنے ٹارچر سیلوں میں بھی رکھے، شریعت کی حکمرانی کے خاتمے اور ان کے بہنے والے خون کے جرم میں یہ برابر کے شریک ہیں۔ یہ امر نوشتۂ دیوار ہے کہ امریکہ کی شکست کے بعد مسلمانان افغانستان ان کے بچھائے کسی جال میں آنے والے نہیں۔

◆◆◆◆◆◆◆

قدر و قیمت میں ہے خوں جن کا حرم سے بڑھ کر

اداریہ: جون و جولائی ۲۰۱۱ء / رجب و شعبان ۱۴۳۲ھ

اے اللہ ! ہم گواہی دیتے ہیں کہ تیرے بندے اسامہ نے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو عروج کا راستہ دکھادیا، وہ اس دور کے مصعب بن عمیرؓ تھے انہوں نے شاہانہ زندگی تیرے دین کی عزت کے لیے تج دی اور فقیرانہ زندگی اختیار کی، دنیا میں در در کی ٹھوکریں خود بھی کھائیں اور ان کے بیوی بچوں نے بھی...... صرف اور صرف تیرے لیے...... جب اپنوں نے گھر سے نکال دیا تو بیگانوں کی بے رخی کا تو تذکرہ ہی کیا۔ اے اللہ ! ہم گواہی دیتے ہیں کہ تیرے بندے اسامہ نے اس دور میں خالص تیرے لیے جہاد کے منہج کو زندہ کیا اور تمام عالم میں تیرے نام لیواؤں کو یہودی بھیڑیوں اور عیسائی کتوں کے نرغے سے نکلنے کا عملی راستہ دکھایا۔ اے اللہ! ان کے حق میں ہماری گواہی کو قبول فرما اور انہیں ان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی نصیب فرما جن کی امت کے دکھوں اور غموں نے انہیں اس حال میں تیرے سے ملایا کہ گوشت اور ہڈیوں میں سے کچھ بھی سلامت نہ تھا۔ یااللہ! اپنے اس بندے کو اپنے خصوصی پیار سے نواز کہ جس کے بعد اس کی ساری تھکن، سارے غم اور ساری کلفتیں ختم ہو جائیں۔ یا اللہ ! آپ اپنے اس بندے کو اتنا خوش کر دیں کہ وہ آپ سے راضی اور آپ اس سے راضی ہو جائیں، آمین۔

۲ مئی ۲۰۱۱ء کو ایبٹ آباد میں اس صدی کے مجددِ جہاد اپنی مراد پا گئے یہ عجب اتفاق ہے یا عالمِ تکوینیات میں مقصد کی یگانگت کو ظاہر کرنے کا انتظام، کہ گزشتہ صدی کے مجددِ جہاد سید احمد شہیدؒ نے بھی اسی قریہ میں اپنی جاں رب

اللعالمین کے حضور پیش کی اور گزشتہ سے پیوستہ صدی میں جہاد کی علامت ٹیپو سلطانؒ نے بھی ماہِ مئی میں ہی خلعتِ شہادت زیب تن کی تھی۔

شیخ اسامہ بن لادنؒ نے تین صدیوں کی دم توڑتی امت کی پریشاں نظری کا عملی علاج تجویز کیا اور یہ ہی شیخ کا وہ کام ہے جس کی بناپر علما ان کو عصرِ حاضر کا مجددِ جہاد قرار دیتے ہیں۔ گزشتہ تین صدیوں سے امت کے قائدین اور غم خوار، مغرب کے فلسفۂ زندگی کی تباہ کاریاں بیان کررہے تھے لیکن صلیبیوں کا طوفانِ بدتمیزی تھا کہ بڑھتا ہی چلا گیا، اس کے سامنے بند باندھا تو شیخ اسامہؒ نے، ان کے گھر کے اندر ان پر تباہی مسلط کر کے امت کو ذلت سے نجات دلائی اور عروج کے راستے پر گامزن کیا۔ اقبال نے پون صدی قبل جس 'میر کارواں' کا خواب دیکھا تھا کہ......

ع نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز

......شیخ اس کی عملی تصویر تھے۔

شیخ کے جہادی منہج میں جو ایک چیز بہت زیادہ نمایاں ہے......وہ ہے آپ کی بلند نگاہی......اور ان کی یہ ممیز صفت آج مجاہدین کو بہت کچھ سوچنے کی دعوت دیتی ہے......وہ یہ کہ شیخ کو ہر معاملے میں امت مسلمہ کی خیر خواہی مطلوب ہے۔ یہاں تک کہ شیخ نے ماحولیاتی آلودگی کو دور کرنے کے لیے بھی اقدامات کے بارے میں سوچا اور پاکستان میں حالیہ سیلاب کے موقع پر بیان میں ایسے موثر فنی اقدامات تجویز کیے جن کو پڑھ کر متعلقہ امور کے ماہرین بھی کہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ یہ بات کئی جدید ادارے اپنی کئی سال کی تحقیق کے بعد بھی اس انداز سے نہیں کرسکتے جس طرح شیخ نے بیان کی ہے۔

شیخ کی نگاہ بلند کا یہ تنوع بھی دراصل ان کے پر سوز قلب کا پرتو تھا۔ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غم میں شب وروز گھلتے اس سلیم الفطرت شخص کا عمل بھی اس کی دردمندی کا شاہد تھا۔ آپؒ کی بلند نگاہی کفری نظام کی کھینچی گئی سرحدوں، رنگ و نسل، زبان اور مسالک فقہی کے تعصبات سے ماورا تھی۔ آپ کا دل اور بانہیں ہر فقہ سے تعلق رکھنے والے ہر عالمِ ربانی کے لیے ہمہ وقت وا رہتیں تھیں شاید یہ اس دل نواز سخن ور کی اس دردمندی کا فیض تھا کہ اللہ نے امت کے خاص وعام، بچے بوڑھے، علماوعوام کے دلوں میں آپ کی ایسی محبت راسخ کردی تھی، امت کی تاریخ

میں جس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔ اللہ نے یہ اعزاز بھی شیخ ہی کو بخشا کہ آپ کے متبعین اور محبین میں رنگ و نسل، زبان و وطن، مسلک و منہج کی کوئی تخصیص اور امتیاز نظر نہیں آتا۔

مکتب الخدمات اور جمعیت الانصار کے دور میں مجاہدین کی رہائش گاہوں کے امور ہوں یا افغانستان میں جہادی معسکرات کی تعمیر، روس کے خلاف جہاد کے دور میں بھی اور امارت اسلامیہ کے قیام کے بعد بھی افغانستان کے مسلمانوں کی ضروریات کو پورا کرنے کا معاملہ ہو یا مجاہدین کے لیے خندقوں، غاروں اور بنکروں کی تعمیر کے مسائل، سوڈان میں مسلمانوں کو قحط سالی سے نکالنے کے لیے عملی اقدامات ہوں یا وہاں کی زمین کو آباد کرنے اور وہاں کے مسلمانوں کو صلیبی قوتوں کی دست نگری سے بچانے کے لیے صنعتی جال بچھانے کے امور، پاکستان میں بے نظیر کی امریکہ نواز حکومت سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کی کوششیں ہوں یا وزیرستان، قبائل، لال مسجد اور سوات میں مرتدین کی فوج کشی، زلزلے اور سیلاب میں مبتلا مسلمانوں کی خیر خواہی کا معاملہ ہو، بلادِ حرمین کو یہود و نصاریٰ سے پاک کرنے کے لیے جہاد ہو یا دنیا کے ہر خطے میں مظلوم مسلمانوں کو کفار کی چکی میں پسنے سے بچانے کے لیے اپنا خون اور پسینہ بہانا ہو، مسلم خطوں میں صلیبی اتحادیوں کے تسلط سے اسلامی سرزمینوں کو آزاد کروانے کے لیے اور شریعت اسلامی کو نافذ کرنے کے لیے اپنا تن من دھن وارنا، مسلمانوں کو تین صدیوں کے احساسِ غلامی سے نکال کر تصورِ عروج دینا ہو یا امریکہ کی طاقت کو دنیا بھر میں چور چور کرنا ہو...... حق تو یہ ہے کہ شیخ نے اپنے ۳۲ سالہ دورِ جہاد میں جس انداز سے اپنے آپ کو امت کے غم میں گھُلا دیا وہ انہی کا خاصہ ہے اور اللہ انہیں پوری امت مسلمہ کی طرف سے اس کی بہترین جزا عطا فرمائے اور ان کے خون کی برکت سے اللہ امت کے ہر پیرو جواں کو اس توحیدِ حاکمیت، الولاء والبراء کے عقیدے پر جینے اور مرنے کی سعادت سے نوازے اور فرضیتِ عین کے اس دور میں جہاد فی سبیل اللہ کے راستوں پر استقامت سے گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

◆◆◆◆◆◆◆

فضائے بدر پیدا کر!

اداریہ: اگست ۲۰۱۱ء/ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ

رمضان المبارک اور جہاد کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ مسلمانوں پر ۲ ہجری میں ہی روزے فرض ہوئے اور ۲ ہجری میں ہی وہ تاریخی معرکۂ حق و باطل بپا ہوا جسے غزوۂ بدر کہا جاتا ہے۔ بدر کا اہم ترین باب یہی ہے کہ اُس غزوہ میں بھی مسلمان تہی داماں اور تہی دامن تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اللہ سے اُس کی مدد و نصرت مانگ رہے تھے، پھر اُسی نصرت کی وجہ سے کفار کو بدترین شکست ہوئی اور اہل ایمان فتح مند ہوئے۔

آج بھی رمضان کی آمد سے قبل اس دور کے صلیبی سردار امریکہ نے افغانستان سے مرحلہ وار اپنی فوجیں نکالنا شروع کر دیں ہیں، یہ معرکہ اور تاریخِ اسلام کے تمام تر معرکے مسلمانوں نے محض اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے فتح کیے۔ دس سال پہلے تو اہلِ عقل یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ امریکہ اور اس کے اُنچاس حواریوں کو بھی شکست ہو سکتی ہے، مگر مٹھی بھر اہلِ ایمان صرف اپنے رب پر بھروسا کرتے ہوئے' دنیا بھر کی ٹیکنالوجی اور وسائل سے لیس فوجوں سے ٹکرا گئے۔ دنیا والے اُنہیں دیوانہ اور مجنوں قرار دیتے رہے اور پتھر کے زمانے میں جانے کے ڈر سے اپنا ایمان صلیب کی دیوی پر قربان کرتے رہے۔ دنیا کا کوئی ایک بھی ملک مجاہدین کی پشت پر نہیں تھا، بہت قریبی ہمسائے بھی بنو قریظہ کے جانشین ثابت ہوئے، تب صرف ایک خالقِ کائنات ہی کا واحد سہارا تھا جس کے بھروسے پر مجاہدین اٹھے اور اُسی کی نصرت سے چھاگئے......

بس مجاہدینِ اسلام کے لیے ہر لمحے یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ اس فتح میں ہماری کسی تدبیر، کسی کوشش، کسی ٹیکنالوجی کا کوئی کردار نہیں، یہ صرف اور صرف مولا کی نصرت ہی ہے۔ شیطان کی اس موقع پر خواہش ہوتی ہے کہ وہ نیتوں میں فتور پیدا کرے اور اس کے حملوں سے بھی ہم خود نہیں بچ سکتے، ہمیں ہمارا مولا ہی بچاتا ہے۔ بس ہمیں نیت کو خالص اور ہدف کو ٹھیک اور واضح رکھنا ہے!!!

اللہ تعالیٰ کے فضل سے صلیبی لشکروں کے درمیان پھوٹ پیدا ہو چکی ہے۔ امریکہ 'آئی ایس آئی پر اعتماد نہیں کر رہا اور اس کے فنڈ روکے ہوئے ہے، آئی ایس آئی' افغان فوج پر بد اعتمادی کا اظہار کر رہی ہے اور افغان حکومت 'نظامِ پاکستان سے بدگمان ہے۔ یہ سارا منظر نامہ تحسبھم جمیعاوقلوبھم شتیٰ کی عملی تصویر پیش کر رہا ہے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے اخلاص اور شیخ اسامہؒ کے مبارک خون کی وجہ سے دکھایا ہے۔ ذلک فضل اللہ یوتیه من یشاء۔

ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد برقرار رکھنا ہو گا اور ہر معاملے میں شریعت کے احکامات کو سامنے رکھ کر سفر جاری رکھنا ہو گا کیونکہ یہ سارا سفر اور جہاد فی سبیل اللہ 'شریعت ہی کے غلبے کے لیے ہے۔ رمضان کے مبارک مہینے سے کما حقہ' فائدہ اٹھانے کے لیے اس شمارے میں تحریر شامل ہے، اسے پڑھ کر عملی اقدام کرنا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس رمضان کو امت مسلمہ کی سرفرازی اور عروج اور کفار کی بربادی اور تباہی کا مبارک مہینہ بنا دے، امت مسلمہ کو خلافت اسلامیہ کی منزل سے قریب تر کر دے اور کفار و مرتدین کی جیلوں اور عقوبت خانوں میں قید ہمارے بھائیوں اور بہنوں کی رہائی کی صورتیں غیب سے مقدر فرما دے، آمین۔

اے اللہ! تو ان کافروں اور مرتدوں سے اُن کے بہن بھائی چھین لے، جس طرح اُنہوں نے ہمیں ہمارے بہن بھائیوں سے جدا کیا ہے۔ یا اللہ! تو اُن کی بیویوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم کر دے، جس طرح اُنہوں نے ہماری امت کی عزت مآب خواتین کو بیوہ اور ہمارے معصوم جنتی پھولوں کو یتیم کیا ہے اور اے اللہ! تو ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے، جس طرح اُنہوں نے ہماری بستیوں کو بم باری اور ڈرون سے جلایا۔ اے اللہ! تو اُنہیں عاد، ثمود اور قومَ نوح کی طرح پکڑ لے، فرعون والوں کی طرح غرق کر دے، اے اللہ! ہمارے دل ٹھنڈے کر دے، آمین۔

◆◆◆◆◆◆◆

تھا اپنی طاقت پہ ناز جن کو، وہ بُرج سارے الٹ چکے ہیں

اداریہ: ستمبر و اکتوبر ۲۰۱۱ء/ شوال و ذو القعدہ ۱۴۳۲ھ

اللہ تبارک و تعالیٰ کی وحدانیت اور کبریائی اہلِ ایمان کے لیے یقیناً کسی دلیل کی محتاج نہیں لیکن کیا کہیے اس ربِّ کریم کی شفقت کے کہ وہ اپنے بندوں کے ایمان کی مضبوطی، دلوں کے اطمینان اور کفار و منافقین اور مرتدین کو انہی کے غیض و غضب کی آگ میں جلا مارنے کے لیے اپنی قدرت و عظمت کی ایسی نشانیاں آشکار کرتا ہے کہ مومنین کے دل بے اختیار اُس کی تسبیح و تحمید کرنے لگتے ہیں اور ابلیس اور اس کے حواری جلتے انگاروں پر منہ کے بل جا گرتے ہیں۔

گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کا سورج بھی اہلِ زمین کو ان کے رب کی طرف سے ایسی ہی ایک نشانی دکھانے کے لیے طلوع ہوا تھا، یہ وہ دن تھا جب مالک ارض و سما نے روئے زمین پر ظاہر ہونے والے خدائی کے بدترین دعوے دار اور اس کے پجاریوں کو جھنجھوڑ مارتے ہوئے کہا: فكيف كان عذابی ونذر (پھر کیسا تھا میرا عذاب اور میرا کھڑ کھڑانا)؟

گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کو واشنگٹن اور نیویارک میں ہبلِ عصر امریکہ کے سر پر پڑنے والی ضربِ شدید نہ تو محض ایک اتفاقی واقعہ تھا اور نہ ہی چند جذباتی نوجوانوں کا وقتی انتقامی ردِ عمل۔ بلکہ سرکش اور باغی اقوام کی پکڑ کے الٰہی قانون کی امریکہ پر تنفیذ کا آغاز تھا۔ آج ۱۰ سال بعد امریکہ کی نس نس سے بہتا لہو یہ بتا رہا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اذن سے ابابیلوں کی مانند امریکہ پر جھپٹنے والے وہ اُنّیس نوجوان امریکہ کے بدنما چہرے پر محض ایک خراش ڈالنے کے لیے نہیں بلکہ اس کو افغانستان کی پاتال میں گھسیٹ کر ابرہہ کے ہاتھیوں کی طرح بھرکس بنانے کا عزم لے کر گھروں سے

نکلے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدین، ان کے قائدین امیر المومنین حضرت ملا محمد عمر نصرہ اللہ اور شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ اور ان کے دیگر سیکڑوں ہزاروں رفقا کے اخلاص کو قبول کیا اور بالآخر آج اللہ کی نصرت اور قدرت سے مومنین مخلصین کے دلوں کی ٹھنڈک کا سامان لیے ایک فتحِ عظیم اس امت کے دروازے پر دستک دے رہی ہے۔ نیو یارک اور واشنگٹن میں ہونے والے ان مبارک حملوں کے نتیجے میں براہِ راست اور بالواسطہ مجموعی طور پر اندازاً دو ہزار ارب ڈالر کے نقصانات، عراق اور افغانستان کی جنگوں پر خرچ ہوئے تقریباً تین ہزار ارب ڈالر، صلیبی جنگ میں ہلاک ہونے والے، اپاہج اور نفسیاتی مریض اور امریکی معیشت پر بوجھ بنے لاکھوں امریکی فوجی 'ٹائی ٹینک کی مانند ہر لحظہ ڈوبتی امریکی معیشت، عالمی سیاست میں بے وقعت اور تنہا ہوتی ہوئی امریکی قوم، تیونس، مصر، شام، لیبیا بلکہ پوری عرب دنیا میں امریکی پٹھوؤں کی ذلت آمیز رخصتی اور سب سے بڑھ کر عراق کے بعد افغانستان سے بھی صلیبی لشکروں کی رسوا کن پسپائی......یہ سب فتح و نصرت کی روشن نشانیاں نہیں تو اور کیا ہے ؟؟؟

پس خوش خبری ہو اُن مومنین، صابرین، متقین، متوکلین مجاہدین کو جنہوں نے امریکہ کی جھوٹی خدائی کا انکار کیا اور اللہ رب العزت کی وحدانیت کا پرچم بلند کرتے ہوئے پوری ملتِ کفر کے سامنے ڈٹ گئے۔ جو شبرغان، دشتِ لیلیٰ، باگرام، ابو غریب اور گوانتاناموبے جیسے ان گنت مقتلوں میں احد احد کی صدائیں بلند کرتے اپنی منزلِ مراد پاگئے یا آج بھی سنتِ یوسفی پر عمل پیرا ہیں۔ جو شاہی کوٹ، تورابورا، وزیرستان، سوات، فلوجہ جیسے آتشِ نمرود کے بھڑکتے الاؤ دیکھ کر بھی اُن میں کود گئے اور اپنی عاقبت کو گل و گلزار کر گئے۔ پس خوش خبری ہو امت مسلمہ کو جس نے چُن چُن کر اپنے لعل و جواہر، اپنے سارے اسماعیل اپنے رب کے حضور قربانی کے لیے پیش کر دیے۔ خوش خبری ہو ہر اس آنکھ کو کہ جس نے مجاہدین کی محبت اور امت کے درد میں اپنے اللہ کے حضور آنسو کا ایک بھی قطرہ پیش کیا۔ خوش خبری ہو ہر اُس ہاتھ کو جو ایک بھی مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلبے، کفر کی شکست اور مجاہدین کی خیر خواہی کے لیے بلند ہوا اور دوسرے ہاتھ کو خبر کیے بغیر اپنی قیمتی متاع و دولت اللہ کی راہ میں پیش کی۔ خوش خبری ہو ہر اُس دل کو کہ جس میں کلمۃ اللہ کی سربلندی، اسلام کی فتح اور ملتِ کفر کی ذلت و رسوائی کی آس، امید اور خواہش موجود ہے کہ......

هَذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ

"یہ وہی ہے جو وعدہ دیا تھا ہم کو اللہ نے اور اس کے رسول نے اور سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول نے"......

ہر وہ صاحبِ ایمان جو ایک دہائی سے گرم اس معرکے میں کسی نہ کسی حیثیت میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلِ ایمان کے ساتھ تھا، اُس کے لیے تو یقیناً دونوں یا دو میں سے ایک خوش خبری ہے۔ لیکن اللہ کی لعنت ہو ہر اُس شخص، گروہ اور قوم پر جس نے اس جنگ میں کفر کا ساتھ دیا اور خود کو کفر کے ساتھ نتھی کیا۔ اللہ کے دشمنوں پر یہ پھٹکار ان دس برسوں میں خوب پڑی ہے اور اب بھی برابر جاری و ساری ہے۔ عین گیارہ ستمبر کی دسویں سالگرہ کے روز افغانستان کے صوبے وردگ میں امارت اسلامیہ کے مجاہد سیف اللہ نے ۹ ہزار کلو گرام بارود کے ساتھ ضلع سید آباد میں واقع امریکی مرکز پر فدائی حملہ کر کے مللِ کفر کے دس سالہ زخموں میں ایک مزید ایسے گھاؤ کا اضافہ کیا جس کی تاثیر پنٹا گون تک کی روح کی گہرائی میں پھیل گئی۔ یاد رہے کہ سید آباد وہی جگہ ہے جہاں ابھی گزشتہ ماہ مجاہدین نے امریکی چینوک ہیلی کاپٹر مار گرایا تھا جس میں سوار تمام ۳۱ امریکی کمانڈوز جو کہ مبینہ طور پر شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی شہادت والے آپریشن میں ملوث تھے 'مارے گئے تھے۔ جب کہ اول الذکر حملے میں بھی امارت اسلامیہ کے ذرائع کے مطابق ۱۰۰ سے زائد امریکی صلیبیوں کے جہنم واصل ہونے کی اطلاعات ہیں۔ نائن الیون کی سالگرہ سے متصل صلیبیوں کو ایک اور تحفہ ۱۳ ستمبر کو کابل میں امریکی سفارت خانے اور نیٹو ہیڈ کوارٹر پر ہونے والے فدائی حملوں کی صورت میں ملا۔ ۱۵ فدائی مجاہدین تقریباً ۲۰ گھنٹے تک صلیبی فوجیوں کو ناکوں چنے چبواتے رہے۔

"فرنٹ لائن اتحادی" پر بھی ماہ ستمبر میں مجاہدین نے حملوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ چنانچہ گیارہ ستمبر سے ۴ روز قبل ہی ۷ ستمبر کو مجاہدین نے کوئٹہ میں ایف سی کے بریگیڈیئر کو نشانہ بنا کر دیگر ایک کرنل سمیت بیسیوں صلیبی اتحادیوں کی لاشوں کا تحفہ دیا۔ مذکورہ بریگیڈیئر کی گردن پر نہ صرف خروٹ آباد میں شہید ہونے والے پانچ مسلمانوں کا خون تھا بلکہ حال ہی میں کوئٹہ سے گرفتار ہونے والے شیخ یونس الموریطانی اور اُن کے دو ساتھیوں کی گرفتاری میں بھی اس کا مکروہ کردار شامل تھا۔

اس موقع پر فتح و نصرتِ الٰہی سے ہم کنار ہوتی امت محمدیہ کے ہر فرد سے بالعموم اور مسلمانانِ پاکستان سے بالخصوص درخواست ہے کہ دس سالہ صلیبی جنگ کے اس فیصلہ کن موڑ پر ہر شخص دامے درمے سخنے اپنا وزن ایمان کے پلڑے میں ڈالے اور غیر جانب داری اور لاتعلقی کی کیفیت ترک کر کے اپنے مال و جان سے دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔

◆◆◆◆◆◆◆

جہانِ نو ہو رہا ہے پیدا......

اداریہ: نومبر ۲۰۱۱ء/ ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ

”اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کے) صومعہ اور (عیسائیوں کے) گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں اللہ کا بہت ساذکر کیا جاتا ہے ویران ہو چکی ہوتیں اور جو شخص اللہ کی مدد کرتا ہے اللہ اس کی ضرور مدد کرتا ہے، بے شک اللہ توانا اور غالب ہے۔“(سورۃ الحج: ۴۰)

”اور اللہ لوگوں کو ایک دوسرے (پر چڑھائی اور حملہ کرنے) سے نہ ہٹاتا رہتا تو ملک تباہ ہو جاتا لیکن اللہ اہلِ عالم پر بڑا مہربان ہے۔“(سورۃ البقرہ: ۲۵۱)

بے شک تمام تعریفیں اس اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جس نے اپنے ابدی قانون کے تحت اس بات کا انتظام کیا کہ اس کی زمین فساد سے نہ بھرنے پائے اور اس مقصد کے لیے اللہ رب العزت لوگوں اور قوموں کے مقامات اور حالات بدلتے رہتے ہیں۔ دنوں کی الٹ پھیر کے اس الٰہی انتظام کے مظاہر تاریخ کے اوراق میں جابجا ملتے ہیں۔ روما و فارس کی سلطنتوں کے عروج و زوال سے لے کر خلافتِ اسلامیہ کے قیام و سقوط تک اللہ کا یہی قانون کارفرما نظر آتا ہے۔ ابھی گزشتہ صدی میں اشتراکیت کے نام سے انسانیت پر غلامی کی جو سیاہ ترین رات مسلط ہونے کو تھی......رحمت الٰہی نے اسے اپنے مخلص بندوں کے لہو کی ضوفشانی سے دور کر دیا۔ لیکن اللہ کو شاید اپنے بندوں کی آزمائش مقصود تھی کہ اشتراکیت کی جگہ امریکی قیادت میں یہود کا وضع کردہ سرمایہ دارانہ نظام کرہ ارض پر مسلط ہو گیا۔ یوں تو اس نظام

نے گزشتہ دو تین صدیوں سے اپنے خونی پنجے انسانیت کی گردن میں گاڑ رکھے ہیں لیکن گزشتہ پچاس سالوں میں اس نظام کے پجاریوں نے کرۂ ارض پر جو فساد اور تخریب برپا کی، اس کی مثال تاریخِ عالم میں کم ہی ملتی ہے۔ اس دجالی نظام کی خاص بات یہ تھی کہ اس نے نہ صرف مادی وسائل بلکہ انسانی سوچ و فکر تک کو اپنے نادیدہ شکنجوں میں جکڑے رکھا۔ لیکن اللہ قوی و عزیز کی قدرت دیکھیے کہ آج یہ نظام اور اس کے کرتا دھرتا خود اپنے ہی ہاتھوں اپنی قبر کھود رہے ہیں۔ ایک طرف نیویارک سے شروع ہونے والی 'آکوپائی وال سٹریٹ(Occupy Wallstreet)' مہم پوری دنیا میں پھیل گئی ہے اور اب تک امریکہ کے ۱۱۹۶ شہروں سمیت دنیا کے متعدد شہروں میں استحصال کا شکار لوگ اپنا حق مانگ رہے ہیں، وہیں یورپ کے سب جغادری بھی سر جوڑے بیٹھے ہیں کہ درپیش سنگین معاشی بحران سے کیونکر نمٹا جائے لیکن کوئی جائے پناہ نظر نہیں آرہی۔ بقول اقبال

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہو گا

صلیبی سرمایہ داری کا یہ انجامِ بد بھی اللہ نے اپنے انہی پاک باز اور مخلص بندوں کے ہاتھوں دکھایا ہے جو ہر دور کے اہلِ ایمان کی مانند بے سروسامانی کی حالت میں بھی فقط رب کے بھروسے پر انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے آزاد کروا کر ان کے رب کی غلامی میں دینے کے لیے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرتے رہے اور صلیبی صہیونی مفسدین کے بالمقابل ڈٹے رہے۔ ان میں سے کئی تو اپنی منزل مراد پا گئے جب کہ بہت سے ابھی اپنی باری کے منتظر ہیں۔ خلعتِ شہادت سے سرفراز ہونے والوں میں اس ماہ شیخ انور العولقی اور ان کے ساتھی سمیر خان، سالم المروانی اور ابو محسن ماٰربی بھی شامل ہو گئے۔ اللہ ان کی شہادت کو قبول فرمائے۔ شیخ انور اور سمیر خان کے بارے میں بلاشبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے کفر کو اس کے 'ہوم گراؤنڈ' یعنی میڈیا کے میدان میں شکست دی اور ائمۃ الکفر کی نیندیں حرام کیں۔ انہی شہدا کے خون کی برکت سے اللہ رب العزت اب اپنی رحمت خاص سے فتح کی خوش خبریوں سے نواز رہے ہیں۔ ایک طرف صلیبی فرانس کی فوجوں کا پہلا دستہ افغانستان سے مرحلہ وار انخلا کے پہلے مرحلے سے گزر گیا ہے جب کہ دوسری جانب امریکہ نے اگلے دو ماہ کے اندر عراق سے اپنی ساری فوج واپس بلانے کا اعلان کیا ہے۔ ادھر صومالیہ میں صرف ایک ماہ کے اندر مجاہدین نے چار امریکی ڈرون طیارے مار گرائے ہیں۔ ایک ماہ میں اتنے ڈرون کی

تباہی جہاں نصرت الٰہی اور مجاہدین کی پیش قدمی کا پتہ دے رہی ہے وہیں اس بات کی بھی علامت ہے شکست خوردہ صلیبی اتحاد کی امیدوں کا آخری سہارا یہی ڈرون ہی رہ گئے ہیں اور یہ سہارا بھی اِن سے چھِنتا ہوا نظر آرہا ہے۔ پاکستان کے ساتھ نورا کشتی کے بعد بھی بظاہر یہی محسوس ہوتا ہے کہ امریکہ نے ڈرون پر اپنا انحصار بڑھا دیا ہے کیونکہ 'پاک' فوج کے 'ستو' تومک گئے ہیں اور وہ امریکہ کو حسب توقع کارکردگی دکھانے سے قاصر ہے۔

بدلتے حالات کا یہ منظر نامہ جہاں اہلِ ایمان کے لیے امید کا پیغام لیے ہوئے ہے وہیں مصراتہ کے سرد خانے میں پڑی معمر قذافی کی لاش دنیا کو فاعتبرو یا اولی الابصار کا درس دے رہی ہے۔ خود پرستی کے خول میں مقید اس شخص نے ۴۲ سال تک لیبیا کے مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کیے رکھا۔ بالخصوص شریعت کا مطالبہ کرنے والوں سے قذافی کے عقوبت خانے بھی ہمیشہ بھرے رہے۔ قذافی کی آنکھوں کے سامنے حسنی مبارک اور زین العابدین ذلیل و رسوا ہو کر رخصت ہوئے لیکن خبطِ عظمت میں مبتلا قذافی نے ان سے بھی سبق نہیں سیکھا...... دراصل تاریخ کا سب سے بڑا سبق یہ ہے کہ تاریخ سے کوئی سبق نہیں سیکھتا۔ چنانچہ آج شام کا بشار الاسد اور یمن کا علی عبد اللہ صالح اور پاکستان کے کیانی و زرداری بھی بدلتی رتوں کو پہچاننے سے قاصر ہیں اور کل کو یہ بھی قذافی کی طرح کسی چوراہے میں نشان عبرت بنے نظر آئیں گے۔ کیونکہ گردش ایام کا ربانی قانون اپنی گرفت سخت کر رہا ہے۔ اور طرابلس کی عبوری کونسل کے سربراہ کا یہ اعلان کہ ملک کا قانون 'شریعت' ہو گا، یہ ثابت کرتا ہے کہ امت مسلمہ اب شریعت و خلافت کے زیرِ سایہ آنے کو بے تاب ہے اور جو بھی اس امت کی قیادت کا دعوے دار ہے اسے طوعاً و کرھاً شریعت کی بالا دستی کو تسلیم کرنا ہو گا۔

جہانِ نو ہو رہا ہے پیدا ، وہ عالمِ پیر مر رہا ہے
جسے فرنگی مقامروں نے بنا دیا ہے قمار خانہ

◆◆◆◆◆◆◆

ہوئے غرقِ دریا زیرِ دریا تیرنے والے

ادار یہ: دسمبر ۲۰۱۱ء / محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

”اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہو گا۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھو گے کہ ان میں دَوڑ دَوڑ کے ملے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آجائے۔ سو قریب ہے کہ اللہ فتح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر (نازل فرمائے) پھر یہ اپنے دل کی باتوں پر جو چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہ جائیں گے۔“

دس برس قبل ’پتھر کے زمانے‘ کا ڈراوا سن کر پاکستانی ریاست نے ’دہشت گردی کے خلاف جنگ‘ کے اندھے کنویں میں چھلانگ لگانے کا فیصلہ کیا تو اہل ایمان اسی دن سے اللہ کا یہ حکم سنتے اور سناتے تھے کہ یہود و نصاریٰ کی دوستی کا انجام ’خزی فی الدنیا و الآخرۃ‘ کے سوا کچھ نہیں ہو گا، لیکن مادی طاقت کے پجاری، عبادالدینار......امریکہ کے ڈیزی کٹر بموں سے ڈراتے اور ڈالروں کی برسات کے سہانے خواب دکھاتے تھے۔ آج اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا کہ

ہوئے غرقِ دریا زیرِ دریا تیرنے والے
طمانچے موج کے جو کھاتے تھے بن کر گہر نکلے

نیٹو کے ہیلی کاپٹروں اور جیٹ جہازوں کی بم باری سے ۲۸ پاکستانی فوجیوں کی ہلاکت کے بعد چہار سو ایک صف ماتم بچھی ہے، ہر طرف سے قومی خود مختاری اور ملکی سالمیت کے بین بلند ہو رہے ہیں، آہوں اور سسکیوں کے بیچ کہیں شمسی ائیر بیس خالی کروانے اور صلیبی رسد کی بندش کی صدائے غم بھی ایک دفعہ پھر بلند ہوئی ہے، فوجی ترجمان کو یہ بھی یاد ہے کہ گزشتہ ۳ سالوں میں اس طرح کے ۸ حملوں میں ۷۲ فوجی رزق خاک ہو چکے ہیں، دھیمے سروں میں امریکہ کو 'سنگین نتائج' اور 'تعلقات خراب ہونے' کے الفاظ بھی سنائے جا رہے ہیں لیکن اس سارے ڈرامے کا کوئی کردار یہ پوچھنے یا بتانے کی توفیق نہیں رکھتا کہ آخر مہمند اور کنڑ کی سرحدی پہاڑیوں پر مرنے والے یہ فوجی اور ۱۶۴۰ میل لمبی ڈیورنڈ لائن پر تعینات ان کے تقریباً ڈیڑھ لاکھ بھائی بند کس کی خدمت اور حفاظت پر مامور ہیں؟ یہ وہی سپاہ نہیں جو اکیسویں صدی کی صلیبی جنگ میں صلیبیوں کے آگے ڈھال بن کر کھڑی ہے؟ اور اسی خدمت میں پچھلے دس سالوں سے خود بھی اہلِ ایمان کو قتل کر رہی ہے اور چن چن کر، پکڑ پکڑ کفار کے سامنے پیش بھی کر رہی ہے؟ یہ وہی لشکر نہیں جس کے مخبروں کی مدد سے (اسی شمسی بیس سے اڑنے والے) صلیبی ڈرون کم و بیش روزانہ بیسیوں مسلمانوں کو شہید کرتے ہیں (اور اس وقت سرحدوں کا 'تقدس' بھی پامال نہیں ہوتا)؟ جس کو اپنا 'روزی رساں اور زندگی کا مالک' مانتے ہو، اس نے تمہارے چند فوجی مار دیے تو رونا دھونا کیسا؟ ابھی چند دن پہلے ہی تو تمہاری فضائیہ کے سربراہ نے اعترافِ جرم کیا کہ پچھلے تین سالوں میں تمہارے جہازوں نے مسلمانوں کی آبادیوں پر پانچ ہزار پانچ سو (۵۵۰۰) سے زائد فضائی حملوں میں دس ہزار (۱۰۰۰۰) سے زائد بم پھینکے، آخر کس لیے؟ در حقیقت تم نے تو اللہ کو چھوڑ کر امریکہ کو اپنا الٰہ بنایا تھا، پس اب روؤمت اور چکھو مزہ کہ بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

مسلمانانِ پاکستان پر مسلط طواغیت اور صلیبیوں کے اتحادی اب ہندوؤں سے جگری یاری کا دم بھی بھرنے لگے ہیں۔ جو کام پہلے چھپ چھپا کر ہوتا تھا وہ اب لاکھوں مسلمانوں کے قاتل بھارت کو Most Favourite Nation قرار دے کر کھلے بندوں ہو گا۔ اس سے قبل جہادِ کشمیر کو بھی کفار کی خوشنودی کی بھینٹ چڑھا کر مظلوم مسلمانانِ کشمیر کی پیٹھ میں چھرا گھونپا جا چکا ہے۔ پاکستانی حکمرانوں کی روز افزوں فردِ جرم اہل پاکستان کو دعوت دے رہی ہے کہ وہ چہرے بدلنے کی بجائے اس طاغوتی نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی جدوجہد میں مجاہدین فی سبیل اللہ کی پشتی بانی اور

نصرت کے لیے اٹھ کھڑے ہوں، اور اس سرزمین کو شریعت محمدی کے نور سے منور کر کے اپنی دنیا و عاقبت کو سنوارنے کا سامان کریں۔

نئے ہجری سال کے آغاز پر جہاں صلیبی لشکر اور اس کے حواری 'قلوبهم شتیٰ' اور 'سيهزم الجمع و يولون الدبر' کی عملی تصویر بنے ہوئے ہیں، وہیں اہل ایمان کے لیے اللہ کی مدد اور نصرت کے آثار بھی نمایاں ہو رہے ہیں۔ گزشتہ ہجری سال ۱۴۳۲ھ میں قائدِ جہاد محسن امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ، مبلغ جہاد شیخ انور العولقی رحمہ اللہ اور دیگر مجاہدین کی شہادتیں امتِ مسلمہ اور مجاہدین کے لیے صدمے کے ساتھ ساتھ ایمان کی مضبوطی کا سبب بنیں اور یقیناً یہ خونِ شہدا ہی کی برکت ہے کہ چار دانگ عالم سے فتح کی خبریں آرہی ہیں۔ ایک طرف افغانستان میں صلیبی لشکر ایک ایک کر کے پسپائی اختیار کر رہے ہیں اور فرار کے محفوظ راستوں کی تلاش میں کبھی 'لویہ جرگہ' اور کبھی 'استنبول کانفرنس' کا انعقاد کر رہے ہیں، لیکن 'الٹی ہو گئیں سب تدبیریں، کچھ نہ دوا نے کام کیا' کے مصداق صلیبی اتحاد عسکری کے ساتھ ساتھ سفارتی اور سیاسی ہزیمت سے بھی دوچار ہے۔ اس پر مستزاد، گزشتہ دو ماہ میں ہونے والے پے در پے فدائی حملے ہیں جنہوں نے صلیبی افواج اور ان کے حواریوں کا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ دوسری طرف سرزمینِ ہجرت و جہاد صومالیہ میں مجاہدین نے اپنے زیرِ انتظام صوبوں میں شریعت نافذ کرنے کے علاوہ عامۃ المسلمین کی خدمت کا بھی بیڑا اٹھایا ہے۔ نفاذِ شریعت کی بادِ صبا کے یہ جھونکے عالمِ کفر اور بالخصوص افریقی کفار کے لیے بادِ سموم ثابت ہوئے، یہی وجہ ہے کہ کینیا، یوگنڈا، برونڈی اور ایتھوپیا کی فوجوں نے بیک وقت صومالیہ پر چڑھائی کر دی ہے، حالانکہ اس سے قبل بھی یہ ممالک 'افریکام' کے جھنڈے تلے مجاہدین سے شکست کھا چکے ہیں۔ مجاہدین نے حملہ آور ممالک کو تنبیہ کی ہے کہ وہ اہلِ ایمان پر جارحیت سے باز رہیں ورنہ اس کا خمیازہ انہیں صرف صومالیہ ہی نہیں بلکہ اپنے گھروں میں بھی بھگتنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ فلسطین، عراق، چیچنیا، کشمیر، الجزائر، صومالیہ، یمن، پاکستان، افغانستان اور پوری دنیا میں کفار و مرتدین کے خلاف برسرِپیکار مجاہدین کی نصرت فرمائے اور تمام فتنوں اور آزمائشوں سے ان کی حفاظت فرمائے، آمین۔

◆◆◆◆◆◆◆

تَمَّـــتْ بِالْخَـــيْرْ

و آخر دعوانا أن الحمدلله ربّ العالمين

قارئینِ کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد:

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا موقف مخلصین اور محبّینِ مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- عالمی جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورتِ حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے......

اسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے!